

نور افشاں

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ — حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے — قیمت سالیانہ مع محصول ۱۲

نمبر ۳۶ جلد ۳ — لودیانہ ۹ ستمبر ۱۸۷۵ء — قیمت فی پرچہ ۶ پائی

اشتہار

منجانب

صاحبان ہل اور ہیتھہ ایجنٹان تجارت بیرونی

مقام لنڈن نمبر ۲۳ چیپ سیڈ

واضح رہے کہ مسٹر سوٹر صاحب نے بمقام لنڈن نمبر ۲۳ چیپ سیڈ میں بڑی رونق اور کامیابی کے ساتھ کئی سال سے کاروبار تجارت مال برآمد جاری رکھا فی الحال صاحبان ہل اور ہیتھہ اُنکے قایم مقام ہوکر پادری صاحبان و دیگر صاحبان ہندوستانی و یورپین کی خدمت میں جنہیں لنڈن سے کچھ اسباب منگانے کی ضرورت ہو فرمایش کے لئے التماس کرتے ہیں۔

صاحبان ہل اور ہیتھہ نے مدت سے اشیا، کی خرید و فروخت میں کامل تجربہ حاصل کیا ہے اور ہمیشہ عمدہ و نادر اشیا، کو حتی الامکان ارزاں قیمت پر بھیجنے میں سعی و کوشش کرتے رہے ہیں اور ہر قسم کا اسباب خرید کر بحفاظت تمام بند کرکے مشتریان کی خدمت میں دیار و امصار میں بھیجتے ہیں جس سے کرایہ و دیگر اخراجات میں بڑی کفایت رہتی ہے پادری صاحبان سے کچھہ کمیشن بھی نہیں لیتے ہیں مناسب ہے کہ جو صاحبان جدید جس قدر اسباب طلب فرماویں قیمت اُسکی ہمراہ اپنی درخواست کے بھیجدیں یا کسی ایجنٹ مقیم لنڈن کے نام ہنڈوی روانہ فرما دیں جو ہنگام پیش کرنے فرد قیمت اسباب کے زر قیمت ادا کر دیں۔

صاحبان ہل اور ہیتھہ امریکن پادری صاحبان مقیم لودیانہ اور ارکاٹ اور دیلور اور بیروٹ اور قسطنطنیہ کے ایجنٹ ہیں۔

جو صاحب کچھ دریافت کرنا چاہیں صاحب مہتمم نور افشاں سے دریافت کر سکتے ہیں۔

کیا قبر میں ہا مسیح جبکہ موآ
آسمان پر اب ہوکے کیا کرتا گذارش
کیا یسوع لڑکو نکو کریگا قبول
لڑکو نکو نہ روکنا مجھہ پاس آنے دو
کیا اُنسے پھر آنیکے وعدہ کچھ کئے

نہیں کہ تین روز کے بعد وہ زندہ ہم ہوا
وہ کرتا ہے اپنوں کے لئے سفارش
ہاں بولا مسیح یہہ کلام مقبول
آسمانکی بادشاہت ایسونکی جانو
ہاں آخری دن میں عدالت کے لئے

بقیہ صبح کا بھولا شام کو لوٹا

بقیہ بختیار کے اپنے خیالات

سرا میں آ داخل ہوا اور سلام علیک کے بعد بختیار کے پاس بیٹھ گیا بھٹیاری نے پوچھا میاں کدہر سے آئے اور کدہر جاؤگے سویرے ہی سویر کیونکر آنا ہوا کتنی بڑی رات سے چلے ہوگے۔ مسافر نے جواب دیا ماں میں اِس نیت سے سرا میں آیا ہوں کہ اگر میرے لئے کھانا پکادو تو کھاکر اپنی راہ لوں تھوڑا سا ناشتہ کرچلتا دھندا کروں وہ بولی اتنی سویرے تم کو بھوکھ لگ گئی ابھی تو سورج نے آنکھہ بھی باہر نہیں نکالی کسی جانور نے چونچ تک نہیں ہلائی تم کو سویرے ہی سویر بھوکھ نے آن گھیرا بولا بی بی سویر کا ذکر کیا کرتی ہے میں تو دو روز سے بھوکھا ہوں مجھے آج دہلی چھوڑے سا تو اس روز ہی دہلی کے نام کے ساتھہ ہی اُس کے مُنہہ سے ایک سرد آہ نکلی

اور بے ساختہ زبان پر آگیا کہ خبر نہیں شاہ جہان آباد آباد رہیگا یا جل بھن کر خاکستر ہو جائیگا۔

ابھی یہہ مسافر حقہ کی چلم بھی خاطر جمع سے پینے نہیں پایا تھا کہ وزیر علی اور پنڈت دونوں سر پر آموجود ہوئے مسافر انکو دیکھتے ہی جھٹ اُٹھ کھڑا ہوا اور ایسا شوق سے بغل گیر ہوا کہ گویا نعمت غیر مترقبہ ہاتھ لگی۔ پہلی بات جو انکے منہہ سے نکلی یہہ تھی۔ واہ صاحب آپ نے خوب خبر پہنچائی تھی اچھی راہ دکھائی کام کے آدمی آپ جیسے ہی ہونے چاہئیں آئے کس کام کو تھے اور لگ گئے کس دھندے میں دونوں نے بالاتفاق جواب دیا کہ کیا کریں ہم تو یہاں بیٹھے بیٹھے جم گئے ہرچند چاہا کہ اگر کچھہ تحفہ ملے تو وہاں پہنچائیں یا خود ہی چلکر پیش کش کریں مگر کیا کریں ہاتھ نہیں لگا امر لاچاری ہی تو۔ خیر یہہ باتیں پیچھے ہوں گی پہلے شاہ جہان آباد کی خبر تو دو کہ کیا حال ہی بستا ہی یا اُجڑ گیا مسافر مسکرا کر بولا یار خدا کے لئے ابھی یہہ کلمہ زبان پر نہ لاؤ خیر مانگو بری فال نہ نکالو میں تو شہر جنوں کا توں بستا رستا چھوڑ آیا ہوں وزیر علی بولا خدا ایسا ہی کرے مگر بھائی یہہ بلا کا اُٹھا ہوا طوفان اب کہاں ٹل سکتا ہی اور یہہ غضب کی پھیلی ہوئی اندھی کیونکر رکے گی بکرے کی ماں کب تک خیر منائیگی اب یہی سمجھے کہ شاہ جہان آباد دم واپسین لے رہا ہی یہہ خطاب اُسکا اگر ہی تو صرف تھوڑے روز اور باقی ہی ورنہ آج بالکل میں تو صاف اُجڑا دیار بننے والا ہی۔ مسافر نے اِدھر اُدھر دیکھہ کر نہایت دھیمے سے کہا یہہ بات سچ ہی بڑی بڑی تیاریں ہو رہی ہیں منصوبے بندھ گئے ہیں کام ٹوک پر آرہا ہی اور تعجب نہیں کہ بیری پیچھے گولہ برسنے بھی لگ گیا ہو مگر ہم سب کی آنکھیں برابر تمھاری طرف لگی تھیں اور تم عاشق ایسے نکلے کہ کچھہ پتہ ہی نہ دیا پیچھے سے پنڈت جی ہی ایسے اُستاد پہنچے کہ وہ بھی تمھارا ہی ساتھہ کرکے رہ گئے میر صاحب اور مرزا جی وغیرہ نے نہایت تنگ

اگر میرے بھیجنے کی ٹھہرائی آخر ان کے کہنے سننے سے بےبس ہوا کر سفر کی مصیبتیں جھیلتا ہوا اور رات دن ایک کرتا ہوا تمھاری تلاش میں یہاں آپہنچا ہوں کرنال سے تمھارا پتہ پٹیالہ کا لگا تھا مگر جب پٹیالہ گیا تو وہاں سے نصرت علی نے مالیر کوٹلے کی راہ دکھائی یہاں پر بھی مایوس ہی تھا کہ کیا جائیں تم ملو یا نہ ملو آخر لاہور بلکہ پشاور تک کا قصد تھا مگر الحمد للہ کہ خدا خدا کرکے تم یہاں ہی مل پڑے اور مجھکو ناحق کی تکلیف سے بچا لیا اب یہہ بات بن جائے گی۔

قرآن کی تعلیم پر اعتراض

اگر کوئی پاک آدمی بہشت کے اُن ذکروں کو جو انجیل میں پائے جاتے ہیں اور اُن ذکروں میں جو قرآن میں مندرج ہیں خوب طرح آپس میں مقابلہ کرے تو اُسکو بخوبی روشن ہو جاویگا کہ کونسی روحانی ہی اور کونسی جسمانی کون آدمی کے دل سے نکلے ہی اور کون خدا کی طرف سے ہی۔ وہ جو انجیل میں مذکور ہی یا وہ جو قرآن میں مسطور ہی۔ سب لوگ اقرار کرتے ہیں کہ ہمارا اس دنیا میں خاص کام یہہ ہی کہ ہم بہشت کیلئے تیار ہوویں اگر بہشت کی خوشی صرف شراب پینے اور حوروں کے ساتھہ صحبت کرنے سے ہی تو کیا تیاری کرنی چاہئے۔ پھر ایک اور بات ہی کہ اکثر عورتیں زیادہ دیندار اور راستباز ہوتی ہیں اور خدا بھی انکو دیندار اور نیک آدمیوں کی طرح پیار کرتا ہی پس خدا تعالیٰ نے جو ہر ایک دیندار مرد کے واسطے حوریں مقرر کی ہیں تو دیندار عورت کیلئے جسکو وہ دیندار مرد کی مانند پیار کرتا ہی ان خوشیوں میں سے کچھہ تیار نہ کریگا +

قرآن سے یہہ بھی واضح ہوتا ہی کہ اسکی ایک بات دوسری بات سے اچھی طرح مطابقت نہیں رکھتی کیونکہ بارہا اسمیں لکھا ہی کہ بت پرستی نہ کرو تو بھی سورہ بقر کی ۳۴۔ اور اسکی اُنتیسویں آیت میں لکھا ہی کہ واذ قلنا للملئکة اسجدوا لادم فسجدوا الا ابلیس ابی واستکبر وکان من الکفرین یعنی اور جب ہمنے کہا فرشتوں کو سجدہ کرو آدم کو تو سب سجدے میں گر پڑے مگر ابلیس نے قبول نہ کیا اور تکبر کیا اور وہ تھا کافروں میں۔ ان الصفا والمروة من شعائر اللہ فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح علیه ان یطوّف بهما ومن تطوّع خیرا فان اللہ شاکر علیم۔ یعنی صفا اور مروہ جو ہیں نشان ہیں اللہ کے پھر جو کوئی حج کرے اُس گھر کا یا زیارت تو گناہ نہیں اُسکو کہ طواف ان دونوں میں اور جو کوئی شوق سے کرے کچھہ نیکی تو اللہ قدردان ہی سب جانتا۔

پھر سورۃ البقر ۱۱۵۔ آیت میں وللہ المشرق والمغرب فاینما تولوا فثم وجه اللہ ان اللہ واسع علیم۔ یعنی اور اللہ ہی کی ہی مشرق اور مغرب سو جس طرف تم منہہ کرو وہاں ہی متوجہ ہی اللہ اور برحق اللہ گنجایش والا ہی سب خبر رکھتا۔ پھر سورہ بقر کی ۱۴۲۔ آیت میں لکھا ہی کہ سیقول السفهاء من الناس ما ولّهم عن قبلتهم التی کانوا علیها یعنی اب کہینگے بے وقوف لوگ کاہی پر پھرگئے مسلمان اپنے قبلہ سے جس پر تھے مفسرین لکھتے ہیں کہ محمد صاحب جب مکے سے مدینہ میں آئے ایک سال سے کچھہ زیادہ تک بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے رہے لیکن پھر حکم آیا کہ کعبے کی طرف پڑھو بعد اسکے اسی سورہ کی ۱۴۴۔ آیت میں لکھا ہی فول وجهک شطر المسجد الحرام وحیث ما کنتم فولوا وجوهکم شطره یعنی اب پھیر منہہ اپنا طرف مسجد الحرام کے اور جس جگہہ تم ہو کرو پھیر و منہہ اُسی کی طرف۔ ان آیات سے ثابت ہوتا ہی کہ محمد صاحب نہ جانتا تھا کہ قبلے کیلئے کیا حکم دینا چاہئے اس لئے شروع سے کبھی کچھہ حکم دیتا تھا اور کبھی کچھہ۔ پھر کس طرح کہتے ہیں کہ خدا کی طرف سے حکم ہوا کہ مکہ قبلہ ہی جس کی طرف آج تک منہہ پھیر کر نماز پڑھتے ہیں +

محمدی یہہ بھی کہتے ہیں کہ عیسیٰ جیتے جی آسمان پر چڑھہ گیا وہ ہرگز نہیں ہوا۔ لیکن سورہ مریم کی ۳۴



آیت میں لکھا ہے کہ والسلام علی یوم ولدت ویوم اموت ویوم ابعث حیا۔ ذلک عیسی ابن مریم قول الحق الذی فیہ یمترون۔ یعنی اور سلام ہے مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن مروں اور جس دن کھڑا ہوں جی کر یہہ ہے عیسی بیٹا مریم کا سچی بات جس پر لوگ جھگڑتے ہیں۔ اور اگر محمدی اس دلیل پر اعتراض کریں اور کہیں کہ نہیں عیسی پھر دنیا میں آکر وفات پاویگا تو میں سوال کرتا ہوں کہ اول آسمان پر جاوے اور پھر آکر دنیا میں مرجاوے تو اس سے کیا مبارک بادی ہے +

پھر سب لوگ جانتے ہیں کہ عیسی بڑا نبی ہوا ہے اور وہ ابتک بہشت میں موجود ہے۔ لیکن سورۃ الصافات میں لکھا ہے کہ احشروا الذین ظلموا وازواجھم وما کانوا یعبدون من دون اللہ فاھدوھم الی صراط الجحیم یعنی جمع کرو گنہگاروں کو اور انکی جوروؤں اور جو کچھ پوجتے تھے اللہ کے سوا پھر چلاؤ انکو راہ پر دوزخ کے۔ بیشک سب عیسائی عیسی کو پوجتے ہیں اور ان میں سے ایک فرقہ ہے جو مریم کو بھی پوجتا ہے تو اس آیت سے معلوم ہوا کہ یہہ دونوں دوزخ میں جاوینگے پھر محمد صاحب نے بہت سی چیزوں کو حرام کیا مگر سورۃ انعام کی ۱۴۵ آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ صرف چار چیزیں حرام ہیں اور سب چیزیں حلال ہیں۔ قل لا اجد فی ما اوحی الی محرما علی طاعم یطعمہ الا ان یکون میتۃ او دما مسفوحا او لحم خنزیر فانہ رجس او فسقا اھل لغیر اللہ بہ فمن اضطر غیر باغ ولا عاد فان ربک غفور رحیم۔ یعنی تو کہہ میں نہیں پاتا جس حکم میں کہ مجھ کو پہنچا کوئی چیز حرام کھانے والے کو جو اسکو کھاوے مگر یہہ کہ مردہ ہو یا لہو پھینک دینے کا یا گوشت سور کا کہ وہ ناپاک ہے یا گناہ کی چیز جس پر پکارا اللہ کے سوا کسی کا نام پھر جو کوئی عاجز ہو نہ زور کرتا نہ زیادتی تو تیرا رب معاف کرتا ہے مہربان۔ پھر محمد صاحب نے شراب کو بہت دفعہ حرام اور ناپاک ٹھہرایا لیکن سورۃ نساء کی ۴۳ آیت میں شراب کا اسطرح ذکر ہے کہ۔ یا ایھا الذین امنوا لا تقربوا الصلوۃ وانتم سکری حتی تعلموا ما تقولون۔ یعنی اے ایمان والو نہ نزدیک ہو نماز کے جب تمکو نشا ہو جب تک کہ سمجھنے لگو جو کہتے ہو۔ جب لکھا ہے کہ نماز نہ پڑھنا۔ جب تک تمکو ایسا نشا ہو کہ تم نہ سمجھو کہ کیا کہتے ہو۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شراب حرام نہیں کیونکہ جب نشا تھوڑا ہو اور ہوش باقی ہو تو نماز پڑھہ لینا جایز ہوگا۔ پھر قرآن میں بہت ایسی باتیں پائی جاتی ہیں جو راستبازی کے برخلاف ہیں۔ اگر دریافت کرنا ہو تو سورۃ الفجر کی ۱ سے ۴ آیت تک دیکھو والفجر ولیال عشر والشفع والوتر والیل اذا یسر۔ یعنی قسم ہے فجر کی اور دس راتوں کی اور جفت اور طاق کی اور اس رات کی جب رات کو چلے۔ سورۃ الشمس کی پہلی آیت والشمس وضحیھا والقمر اذا تلیھا والنھار اذا جلیھا یعنی قسم ہے سورج کی اور اسکی دھوپ چڑھنے کی اور چاند کی جب آوے اسکے پیچھے اور دن کی جب اسکو روشن کرے۔ سورۃ البلد کی پہلی آیت لا اقسم بھذا البلد وانت حل بھذا البلد ووالد وما ولد یعنی قسم کھاتا ہوں اس شہر کی اور تجھ کو قید نہ رہیگی اس شہر میں اور جنے اور جو جنا۔ سورۃ الضحی کی پہلی آیت والضحی والیل اذا سجی یعنی قسم ہے دھوپ چڑھتے وقت کی اور رات کی جب چھا جاوے۔ سورۃ التین کی پہلی آیت والتین والزیتون یعنی قسم انجیر اور زیتون کی سورۃ العدیت والعدیت ضبحا۔ یعنی قسم ہے دوڑتے گھوڑوں کی ہانپنے اور سورۃ العصر کی پہلی آیت والعصر یعنی قسم اترتے دن کی اے بھائیو ایسی بیہودہ قسموں سے کیا فایدہ ہوتا ہے سب لوگ جانتے ہیں کہ بہت قسمیں کھانے والے آدمی کی بات پر ذرا بھی یقین نہیں ہوتا۔ پھر قسم ایک طرح کی عبادت ہے جب ہم خدا کی قسم کھاتے ہیں تو اس سے مراد یہہ ہے کہ اگر ہماری بات راست نہو تو خدا سے ہمکو برکت نملے بلکہ سزا ملے اگر خدا گھوڑوں اور سورج انجیر وغیرہ کی قسم کھانے سے کیا نفع نقصان ہے جو انکی قسم کھاوے۔ یہہ تو ہندؤں کی مانند ہوا جو گنگا کی قسم کھاتے ہیں۔ مگر خدا کی ذات سے یہہ بات بعید ہے کہ موافق ہندؤں کے ایسی قسمیں کھاوے۔ جب ہم محمدیوں سے پوچھتے ہیں کہ خدا تعالی کو ان چیزوں کی قسم کھانے سے کیا فایدہ ہے تب وہ جواب دیتے ہیں کہ خداتعالے کو یہہ چیزیں عزیز تر ہیں مگر یہہ بات تو قابل اعتبار نہیں کیا انجیر کا درخت تمام درختوں سے خدا کو زیادہ پسند ہے اور گھوڑا آدمی سے زیادہ عزیز ہے۔ پھر سورۃ التحریم کی ۱ اور ۲ آیتوں پر ملاحظہ فرمایئے۔ یا ایھا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک تبتغی مرضات ازواجک واللہ غفور رحیم قد فرض اللہ لکم تحلۃ ایمانکم واللہ مولیکم وھو العلیم الحکیم۔ یعنی اے [redacted] نبی تو کیوں حرام کرے جو حلال کیا اللہ نے تجھ پر چاہتا ہے [redacted] ضامندی اپنی عورتوں کی اور اللہ بخشنے والا ہے مہربان [redacted] ہرا دیا ہے اللہ نے تمکو کھول ڈالنا اپنی قسموں کا اور اللہ [redacted] احب ہے تمہارا اور وہی ہے سب جانتا حکمت جانتا۔ ان آیتوں سے ہمیں بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ چیز جس کو خدا تعالی نے حلال کیا ہے محمد صاحب نے اپنی عورتوں کے واسطے اسکو حرام کیا۔ اور یہہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ خدا تعالے ہی محمد صاحب کو جھوٹی قسمیں کھانے کی اجازت دیتا تھا۔ یقین ہے کہ محمدی اہل دانش اس بات پر خوب غور کرینگے۔ پھر سورۃ البقر کی ۱۹۱ آیت پر ملاحظہ فرمایئے واقتلوھم حیث ثقفتموھم واخرجوھم من حیث اخرجوکم۔

باقی آیندہ

منقولات

از مخزن مسیحی

بقیہ درس درباب تثلیث

اسلئے اگر کوئی خدا ہی جس کا ذکر تثلیث فی التوحید میں کیا گیا ہی تو ناممکن ہی کہ ہم انسان ہوکر اُس کے کمال کی ساری خوبی اور اُس کی ذات لامثال کے کل رازوں کو دریافت کر سکیں اور جب کہ انسان کی سمجھ میں اُس کے سارے کام عجیب ہیں تو کیا ممکن ہی کہ اُس کی اپنی ذات کا علم آسان ہو- ہرگز نہیں- فرشتے حیران ہیں- ای انسان تو کس کی جُست جو اور تلاش میں نکلا ہی کیونکہ اسرار الٰہی کا معلوم کر لینا انسانی عقل سے بعید ہی- لیکن جتناکہ انسان کی نجات سے علاقہ رکھتا ہی اُتنا خدا نے اپنی بڑی رحمت سے اپنے کلام میں اور دنیا کی موجودات کی چیزوں میں کھول دیا ہی اور آپ کو دنیا پر ایسا ثابت کر دکھلایا ہی کہ عدالت کے دن کوئی بشر بے عذر نہ رہ جائے- اور اسی سبب سے مسیح نے بھی یوں فرمایا ہی کہ نوشتوں میں ڈھونڈھو وہ میری نسبت گواہی دیتے ہیں-

اس لئے یہہ احقر بھی اس حکم کی پیروی کرکے اپنی مستند جوہری کے مضمون کی طرف رجوع ہوگا اور اِسبات کو پیش لائیگا کہ مسیحی کیونکر پاک تثلیث کے ماننیوالے اور اُس کے مقر ہیں اِسلئے ہم-

اوّل عہد عتیق یعنے پرانے عہد نامہ سے دریافت کریں گے کہ آیا تثلیث فی الوحدت کی تعلیم اُس میں پائی جاتی ہی یا نہیں-

دوئم عہد جدید یعنے نئے عہد نامہ ڈھونڈھینگے کہ وہ اُس کی نسبت کیا تعلیم کرتا ہی-

سوئم- موجودات اِسکے حق میں کیا کہتے ہیں-

چہارم- ہندؤں کی کتابیں اِس کی نسبت کیا بیان کرتی ہیں-

پنجم قرآن اِس کا کیا اظہار کرتا ہی-

ششم- یہودیوں کی قدیم تفسیریں یعنے طارگم وغیرہ اِسکے حق میں کیا کہتی ہیں لیکن پیشتر اِس کے کہ ہم مسئلہ تثلیث کے ثبوت میں اپنا قلم اُٹھائیں مناسب ہی کہ ہم پہلے مختصراً اِسبات کو حل کریں کہ آیا وہ کتابیں جنکے کہ یہود اور عیسائی عامل ہیں درحقیقت وہی اصل نوشتے ہیں یا اُن میں کسی طرحکا کچھ ردو بدل بھی واقع ہوا ہی-

اِس سوال کے جواب کی نسبت سامعین پر یہہ بات مخفی اور پوشیدہ نرہے کہ توریت کی جملہ کتابیں موسیٰ کلیم اللہ سے جسکا زمانہ مسیح موعود سے ایکہزار پانچ سو اکستر برس پیشتر تھا قلم بند کی گئی تھیں اور جو ہیں یہہ کتابیں اپنا پورا اختتام پاچکیں تو نہیں اُنکو قادر مطلق سے اُنکے قدس الاقداس کے پردہ میں جہاں کسی کے جانیکی مجال نہ تھی لکھ دینے کا حکم ہوا کہ موسیٰ کی پانچویں کتاب کے ۳۱ میں باب کی ۲۴ سے ۲۶ آیتوں میں مرقوم ہی کہ جب موسیٰ اِس شریعت کی باتوں کو کتاب میں لکھ چکا اور وہ تمام ہوئیں تب موسیٰ نے لاویوں کو جو خداوند کے عہد نامہ کے صندوق کو اُٹھاتے تھے فرمایا کہ اِس شریعت کی کتاب کو خداوند اپنے خدا کے عہد نامہ کے صندوق کے پہلو میں لیکے رکھو تاکہ وہ تمہارے برخلاف گواہ رہے- اب غور کا مقام ہی کہ یہہ قدس الاقداس جہاں کہ موسیٰ کو توریت کے رکھنے کا حکم ملا کیا تھا- اِس کے جواب میں ہم یہہ کہتے ہیں کہ یہہ مقام آسمان کا ایک نمونہ تھا اور اِسکے اندر سوائے سردار کاہن کے اور کسیکو جانیکی اجازت نہ تھی یہاں تک کہ سردار کاہن کو بھی اِسکے اندر سال میں صرف ایکبار جانیکا حکم تھا- وہاں یہہ توریت جس کو موسیٰ نے قلم بند کیا تھا قادر مطلق کے سایۂ تلے بحفاظت تمام رہتی تھی اور کوئی ہاتھ اُسکو چھو نہ سکتا تھا لیکن شاید کوئی اعتراضاً یہہ سوال کرے کہ جب وہ یوں محفوظ تھی تب لوگوں میں اُسکا اظہار کیونکر ہوتا تھا- جواب اِسکا یہہ ہی کہ اصل پاک ترین مکان میں رہتی تھی اور وہاں سے لوگ بڑی صحت کے ساتھ اُسکی نقل پاتے تھے- ماسوا اِسکے جو بادشاہ کے تخت پر بیٹھتا تھا وہ اپنے ہاتھ سے توریت کی ایک نقل لوگوں کے فیصلہ کے لئے کرتا تھا جیسا کہ مرقوم ہی کہ اُس شریعت کی کتاب کا ذکر تیرے مُنہہ سے چھوٹ نہ جائے بلکہ تو رات دن اُسکی تلاوت کیا کرتا کہ تو اُس سب پر جو اُسنے لکھا ہی دھیان رکھکے عمل کرے تب تو اپنی راہ میں کامیاب اور مدبّر ہوگا- یشوع ایک باب ۸ آیت

اب چونکہ عہد عتیق کی اور جملہ کتابوں کی صداقت کے بیان اور اُسکی ایک ایک کتاب کی حقیقت کے ذکر کرنے اور اُسکے منجانب اللہ ہونیکی دلیل کو لانیکے لئے وقت درکار ہی اِسلئے ہم اُس سے درگذر کرکے اُن کی جملہ کتابوں کی نسبت یہہ کہتے ہیں کہ عہد عتیق کی کل کتابیں موسیٰ سے ملاکی نبی تک سب کی سب آجتک ویسی ہی سلامت رہی ہیں جیسا کہ وہ شروع میں تھیں اور اگر کسی کو اُنکے منجانب اللہ ہونے اور ہمارے اِس کہنے میں کسی نوع کا کوئی شک ہو- باقی آیندہ

مراسلات

بقیہ دعوی بشارات بہ نسبت محمد صاحب توریت و انجیل میں

استثنا کا ۱۸ باب ۱۵ و ۱۸ و ۱۹ - خداوند تیرا خدا تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے تیرے ہی بھائیوں میں میری مانند ایک نبی قائم کریگا تم اسکی طرف کان دھریو میں انکے لئے انکے بھائیوں میں تجھسا ایک نبی قائم کرونگا اور اپنا کلام اسکے منہہ میں ڈالونگا اور جو کچھہ میں اُس سے فرماونگا وہ اُن سے کہیگا اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتوں کو جنھیں وہ میرا نام لیکے کہیگا نہ سنیگا تو میں اُس سے مطالبہ کرونگا اول الفاظ تیرا بھائی جیسا صدر میں مذکور ہوا انہیں قوم کے اشخاص پر مستعمل ہوا پہلا بنی اسرائیل دوسرا بنی عیساؤ تیسرا بنی اسماعیل یہہ توریت کا محاورہ ہے اب دیکھنا چاہئے کہ اس مقام میں ان تینوں میں سے کس پر اشارہ ہے پہلے یہہ الفاظ اس مقام میں بنی اسماعیل پر اشارہ نہیں کر سکتا کیونکہ وہ برکت جسکا بیان اس بشارت میں مذکور ہوا اُس سے بنی اسماعیل بالکل مستثنا کئے گئے ہیں - دیکھو پیدائش کی کتاب کے ۱۷ باب ۷ و ۱۹ و ۲۰ میں اپنے اور تیرے درمیان اور تیرے بعد تیری نسل کے درمیان اپنا عہد جو کہ اُن کی پشت در پشت کے لئے کرتا ہوں کہ میں تیرا اور تیرے بعد تیری نسل کا خدا ہونگا خدا نے کہا بیشک تیری جورو سارہ تیرے لئے ایک بیٹا جنیگی تو اسکا نام اضحاق رکھنا اور میں اُس سے اور بعد اُسکے اُسکی اولاد سے اپنا عہد جو ہمیشہ کا عہد ہو کرونگا اور اسماعیل کے حق میں میں نے تیری سُنی دیکھہ میں اُسے برکت دونگا اور برومند کرونگا اور بہت بڑھاونگا اور اُس سے ۱۲ سردار پیدا ہونگے اور میں اُسے بڑی قوم بناونگا باب ۲۱ - ۱۲ تیری نسل اضحاق سے کہلاویگی - ان آیتوں سے بخوبی ظاہر ہو کہ اسماعیل اور اُسکی اولاد صرف دنیاوی برکت کے مالک ہوئے اور وہ ہمیشہ کا عہد جو خدا نے ابراہیم اور اُسکے بعد اُسکی نسل کے ساتھہ کیا کہ میں تیرا اور تیرے بعد تیری نسل کا خدا ہونگا اُس میں شریک نہ ہوئے اُسکے وارث صرف اضحاق اور اُس کی اولاد ہی بنے بنی اسماعیل اس سے مستثنا ہو رہیں لہذا ہرگز ممکن نہیں کہ کوئی نبی بنی اسماعیل سے مبعوث ہووے یا خدا کی کلام اُس قوم کے کسی آدمی پر نزول کرے - دوسرا اس نبوت کے الفاظ بنی ادوم یا عیساؤ کی اولاد پر بھی منطبق نہیں ہو سکتے کیونکہ وہ برکتیں جنکا ذکر اس نبوت میں آیا اُن سے بنی عیساؤ بھی خارج رہے عیساؤ نے اپنے پہلوٹھے ہونے کا حق یعقوب کے ہاتھہ فروخت کیا اور ابراہیم اور اضحاق کی برکتوں کو حقیر اور ناچیز جانا - اسواسطے نامہ عبرانیاں میں لکھا گیا نہ ہووے کہ کوئی عیساؤ کی مانند زانی یا بیدین جے جس نے ایک خوراک کے واسطے اپنے پہلوٹھے ہونے کا حق بیچ ڈالا کیونکہ تم جانتے ہو کہ اُسکے بعد جب اُس نے چاہا کہ برکت کا وارث ہو رد کیا گیا اور اُس نے جگہہ نہ پائی کہ دل کو بدل دے اگرچہ اُس نے اُسے آنسو بہا بہا کر ڈھونڈھا اس لئے نبوت ملاکی میں خدا کہتا ہو میں نے یعقوب کو پیار کیا اور میں نے عیساؤ سے نفرت رکھی اور اُسکے پہاڑوں اور اُسکی میراث کو ویران کرکے دشتی سانپوں کے نصیب کیا بلکہ اور اور نبیوں کی کتابوں میں بھی بنی عیساؤ کا ذکر خدا کے قہر کے ساتھہ ہمیشہ ہوا اور بنی عیساؤ خدا کے برگزیدہ لوگوں کے سامھنے ایسے گنے گئے جیسے غیر قوم اور بت پرست اُن سے صرف ایک جھوٹی دنیاوی برکت کا وعدہ ہوا - دیکھو پیدائش کی کتاب کا ۲۷ باب ۳۹ و ۴۰ جہاں یوں مرقوم ہوا کہ دیکھہ زمین کی چکنائی سے اور اوپر کے آسمان کی اوس سے تیرا مسکن ہوگا اور تو اپنی تلوار سے زندگی بسر کریگا اور اپنے بھائی کی خدمت کریگا اور یوں ہوگا کہ جب تو ترود کریگا تو اُس کی خدمت کا جوا اپنی گردن سے توڑ پھینکیگا یہہ بیانات پکار کے کہہ رہے ہیں کہ وہ برکتیں جنکا ذکر نبوت مذکور میں ہو بنی عیساؤ اُن کے مالک نہیں بن سکتے تیسرا اب رہے بنی اسرائیل حقیقت میں وہی اس خدا کی روحانی برکت کے مالک رہے اور پس اسلئے پولس نامہ رومیوں میں کہہ رہا ہو کہ وے خدا کی کلام کے امانت دار ہوئے اور اور فرزندی اور جلال اور عہد نامہ اور شریعت اور عبادت اور وعدہ اُنہیں کا ہو اور باپ دادے بھی اُنہیں میں کے ہیں اور جسم کی نسبت مسیح بھی اُنہیں میں سے ہوا جو سب کا خدا ہمیشہ مبارک ہو - ثبوت اس امر کا کہ نبوت مذکور صرف بنی اسرائیل پر صادق آویگی اور ماسوا اُنکے اور کسی کے حق میں درست اور ٹھیک نہیں بیٹھہ سکتی اُسکے قرینہ اور گرد و پیش پر غور کرنے سے بخوبی ظاہر ہو موسی کو خدا نے مطلع کیا کہ تو بیابان ہی میں یا اردن کے پورب میں مر جاویگا اور ملک کنعان میں داخل نہ ہوگا - اس بات کو سنکر موسی نہایت غمگین ہوا اور بنی اسرائیل کی خیرخواہی کی نسبت فکرمند ہوا اور ساری جماعت بنی اسرائیل کی اکٹھی کرکے اُن کو تعلیم اور نصیحت کرنے لگا - خصوصا اُن کی چال چلن کی بابت جس وقت کہ وہ ملک کنعان میں داخل ہوں اُس نے اُن کو کہا جب تو اُس سرزمین میں جو خداوند تیرا خدا تجھہ کو دیتا ہو داخل ہو تو تو وہاں کی گروہوں کی کریہہ کاری مت سیکھیو تم میں کوئی ایسا نہ ہو کہ اپنی بیٹی یا بیٹے کو آگ میں گذر کراوے یا غیب کی بات بتاوے یا جادو گری اور تم میں سے کوئی افسون گر نہ ہو نہ اُن دیووں سے جو سحر ہوتے میں سوال کرنے والا اور ساحر اور سیانا نہ ہو کیونکہ وے سب جو ایسے کام کرتے ہیں خداوند اُن سے کراہیت کرتا ہو اور ایسی کراہتوں کے باعث سے اُن کو خداوند تیرا خدا تیرے آگے سے دور کرتا ہو تو خداوند اپنے خدا کے آگے کامل ہو کیونکہ وے گروہیں جنکو تو اپنے آگے سے ہانکتا ہو غیب گوئیوں اور شگونیوں کی طرف کان دھرتے ہیں پر تجھہ کو خداوند تیرے خدا نے تجھہ کو اجازت نہیں دی کہ ایسا کرے خداوند تیرا خدا

تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے تیرے ہی بھائیوں میں سے میری مانند ایک نبی قایم کریگا تم اُسکی طرف کان دھریو آہ اُس سے صاف معلوم ہوا بلکہ کوئی لڑکا صغیر سن بھی اگر چاہے تو یہی معلوم کریگا کہ حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کو دیکھا اور سمجھا رہے ہیں کہ ملک کنعان کے باشندے جہاں تم جاتے ہو وہاں غیب گوئی اور شگون وغیرہ کو بہت استعمال میں لاتے ہیں جیسے اُس ملک کے رہنے والے سوال کیا کرتے ہیں اور اُن پر عمل جماتے لیکن اے بنی اسرائیل تم جب اُس سرزمین میں جاؤ تو تم اُن لوگوں کی موافق مت ہونا خداوند تیرے خدا نے تجھ کو اجازت نہیں دی کہ تو ایسا کرے وہ تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے میری مانند ایک نبی قایم کریگا تو اُسکی طرف کان دھریو یعنے جب تم اُس ملک میں جاؤگے وہاں کے جادوگر اور غیب گویوں کی باتوں اور صلاح دید پر کان مت رکھیو کیونکہ خداوند تیرا خدا تمہارے لئے تمہارے درمیان سے تمہارے بھائیوں میں سے نہ اُن غیر اقوام میں سے میری مانند ایک نبی قایم کریگا تم اُسکی طرف متوجہ ہونا اور اُسی کی بات سنیو صحیح اور اصل مراد اس نبوت کی یہہ ہے کہ موسیٰ کے فوت ہونے کے بعد بنی اسرائیل میں اُس کی مانند خدا نبی قایم کریگا جس سے بنی اسرائیل صلاح و مشورت کریں جس طرح موسیٰ سے کرتے رہے کامل فاضل مفسرین توراۃ کے سمجھتے ہیں کہ اس مقام میں اُس سلسلہ انبیا کی طرف اشارہ ہے جو خدا نے بعد موسیٰ کی رحلت کے یہودیوں میں اُنکی ہدایت اور تہذیب کے واسطے یوشع بن نون سے لگا کر مسیح تک قایم کیا نہیں معلوم کہ محمدی اور اہل اسلام اسکو کیونکر محمد صاحب کی بشارت سمجھ بیٹھے ہیں ۔ ۱۸ باب استثنا کا اگر کوئی تمام وکمال غور سے مطالعہ کرے تو اُسکو فوراً معلوم ہو گا کہ اُنکا خیال مانند خواب کے بے اصل و بے بنیاد ہے بھلا اس کلام سے یا یوں کہنے سے کہ جب تم کنعان کی سرزمین میں داخل ہو تب تم وہاں کے جادوگروں اور غیب گویوں سے صلاح مت لینا لیکن اُس نبی سے صلاح لینا جسکو خدا ملک عرب میں بنی اسمٰعیل کے درمیان دو ہزار برس تمہارے بعد پیدا کریگا کیا فایدہ یا تسلی بنی اسرائیل کو حاصل ہو سکتی ہے اس تفسیر سے یہہ ثبوت بالکل بیقدر اور پھیکے ہوگی اور نسل سراسر مزاح اور تمسخر ہوگا ایسی تفسیر اِس نبوت کی برخندیدگی کے اور کچھہ پیدا نہیں کرتی لیکن یہی تفسیر ہے جسکو سید احمد صاحب نے نہایت خوشی کے ساتھ اپنے خطبہ میں درج تحریر فرمایا فقط ✣

ایک نوکر دو خاوندونکی خدمت نہیں کر سکتا

یہ عمدہ اور قیمتی الفاظ ہمارے خداوند یسوع مسیح اپنی زبان مبارک سے فرماتے تھے یعنے جسکے خداوند نے اسطرح فرمائے تھے کہ یہہ ہرگز ممکن نہیں ہے کہ تم خدا اور دولت دونوں کی خدمت کرسکو گو مختلف مذاہب میں کسیقدر ذکر ترک دنیا کا بڑے زور شور سے تحریر ہے لیکن افسوس کہ عمل تو صاف یہہ کہہ رہا ہے کہ آؤ آج تو دنیا کی دوستی سے ظاہرا تسلی اور دل کی خوشی معلوم ہوتی ہے آیندہ کون جانتا ہے کیا ہوگا مثلاً اگر کوئی ہندو صاحب اپنی پاٹ پوجا معمولی طور پر پوری کریں اور گاہو ماہو پنڈت صاحب کی پوری پجوری میں فرق نہ آنے دیں اور دنیا و دولت کی دوستی اور شیطان کی تابعداری میں بخوبی مشاغل و سرگرم رہیں تو کچھہ پرواہ نہیں کرینگے کہ ہم کس راستہ پر چلے جاتے ہیں ۔ پنڈت صاحب کی کومل بچن اور درجن جہا طرح کہنا اُن کے دل کو اُبھارنے کیواسطے کافی ہوگا اور دل میں خیال کرینگے کہ بس ہمیں پرمیشر کا بھگت ہوں ۔ علی ہذا القیاس کوئی مسلمان صاحب جو پنج وقت نماز میں کبھی فرق نہ آنے دیں اور مونچھہ کے بال شرعی رکھیں اور گاہے گاہے مولوی صاحب کے پاس کوئی رکابی چاول کی واسطے درود کے لے جاویں اور پھر حجرہ کے ٹھیکہ میں یا بازار ماشہ رتی کے کام میں بشرط ضرورت جعلی دستاویز بھی بنالیں بلکہ اگر مولوی صاحب سے صلاح بھی کی جاوے تو ممکن ہے کہ ایسی ہی صلاح پاوینگے کہ جس سے جٹ کر گھر آویں پھر کہیں مسجد یا مجمع میں ذکر آجاوے تو چاروں طرف سے واہ واہ اور مرحبا کی بھوچھاڑ پڑ رہی ہے ۔ بھلا ایسے لوگوں کے نزدیک اس سے زیادہ آسان طریق اور کون ہے کہ دنیا اور خداوند دونوں کی خدمت بخوبی ہو سکتی ہے ۔ اے صاحبان ہرگز ہرگز یہہ خدمت قبول نہیں ہوگی بلکہ یہہ سخت دشمنی خدا سے کرتا ہے ۔ دور کیوں جاتے ہو اپنے ہی دلوں سے پوچھو تو پوری پوری شہادت خاص اپنے ضمیرے پاؤگے ✣

لیکن اس موقعہ پر یہہ بھی لکھنا چاہئے کہ اکثر عیسائی صاحب جو برائے نام عیسائی ہیں وہ بھی ایسا کرتے ہیں کہ جس سے یہہ پایا جاوے کہ شیطان اور خدا کی نوکری ایک جگہہ و ایک حالت میں بجا رہے ہیں ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ اس سے کچھہ قصور انجیل یا انجیل کے بھیجنے والے کا نہیں ہے گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ✣ چشمہ آفتاب را چہ گناہ ✣

خاکسار م ۔ د ۔ ضلع فیروزپور پنجاب

خط

جناب ایڈیٹر صاحب سلامت ۔ تسلیم ۔ اگر مضمون مندرجہ ذیل رفاہ عام سے خالی نہ ہو تو اُسکے درج اخبار فرمانے سے نیازمند کو ممنون منت کرنا عنایت قدیمانہ سے کچھہ بعید نہ ہوگا ۔ زیادہ نیاز ۔ آپکا خادم ا ۔ ر ۔ بخداس ۲۵ ۔ اگست ۱۸۸۳ء از مقام رستم گڑھی شفاخانہ مشن کشمیر ۔

پاگل کتوں اور بھیڑیوں کی شکایت ۔ کچھہ عرصہ ہوئے ناچیز کا تحصیل تہانہ گھر ضلع انبالہ میں جو میرا مولد ہے جانیکا اتفاق ہوا تھا ۔ آپ جانتے ہیں کہ وطن میں زیادہ ٹھہرنا طبیعت کی خوشحالی کا باعث ہوا کرتا ہے مگر افسوس صد افسوس کہ اپنے اہل وطن کو پاگل کتوں اور بھیڑیوں کی ایذا رسانی میں مبتلا دیکھنے سے



وہ ظفر نگر کی میری مسماۃ خوشیاں جھینپی سے ملی لیکن اکثر تحقیق ہوا کہ عرصہ دس سال کے درمیان ایک چھوٹے سے گانوں رتن بیڑی میں باؤلے کتوں نے پانچ آدمیونکو کاٹا اور وہ سخت عذاب پاکر مرگئے گو انکے پس ماندونکا اپنے عزیزونکے مرنے کا اسقدر قلق و اضطراب ایک سنگدل آدمی کو اس سبب سے انکے مصیبت کا شریک نہیں بنا سکتا کہ یہہ کتوں پر خود انہیں کے رحم بیجا کا نتیجہ ہو لیکن گورنمنٹ کے رحم و لطف عمیم سے انکی بیوقوفی پر نظر نکرنا اور خود کو ان موذی کتونکی ہلاکت کی طرف متوجہ کرنا کچھہ بعید نہیں معلوم ہوتا۔ بھیڑ دیکے طرف سے بھی امن نہیں اکثر بچونکو اٹھالیجایا کرتے ہیں۔ اس لئے صاحب بہادر ضلع انبالہ کو ان غریب اہل دیہہ کی مصیبت پر ذرا غور کرنا چاہیے یعنی اگر صاحب بہادر اس علاقہ میں گرگ کشی کے لئے ایک اشارہ ہی کردیں تو ممکن ہو کہ جلد اس بلائے ناگہانی سے وہاں کے باشندونکو نجات دحیات ملسکے

اخبارات ملکی و ولایتی

نقصان طوفان الہ آباد سے جو نقصان ہوا اُسکی تفصیل پانیر اخبار میں درج ہے وہ لکھتے ہیں کہ یہاں طوفان کے آنیکے سبب ۱۰۷۷ آدمی مرے دو ہزار چار سو ۲۸ چوپائے ڈوب کر مرگئے دس ہزار ۲۴ گھر برباد ہوئے ایک لاکھہ ۵ ہزار چار سو ۳۹ من غلہ گودام اور کارخانونکا خراب ہوگیا اور سڑگیا ۳۷ ہزار ۹۶ ایکر خریف کے کھیت برباد ہوگئے تخمینہ کل نقصان ساڑھے چودہ لاکھہ روپیہ کے قریب ہوا۔ ۸۰ روپیہ فیصدی اوسط بربادی پرگنہ جات خیر گدہ بارا۔ اریل کا جو دریا کنارے آباد ہیں شمار میں آیا۔ بارش سے جو نقصان ہوا اُسکا ابھی کچھہ حساب نہیں ہوا۔ گورنمنٹ نے حکم دیا ہو کہ صاحب کلکٹر اور جنٹ مجسٹریٹ میں پوری اور اسسٹنٹ مجسٹریٹ بنارس معہ صاحبان اسسٹنٹ و جنٹ ضلع الہ آباد کے ہر ایک جہاں طوفان پانی کا آیا ہو دورہ کریں ۱۴- اگست کو واسطہ دستگیری طوفان زدہ آدمیون کے کوتوالی الہ آباد میں چندہ کے لئے جلسہ جمع ہونیوالا تھا۔

بنارس یہاں کے رئیسوں نے شہزادہ ویلز کی یادگاری میں ڈاکٹر ہوپر کی رائے کے موافق ایک ہسپتال بنانیکا وعدہ کیا ہو جسکی لاگت ایک لاکھہ روپیہ ہوگی۔ عورتوں اور مردم رئیسوں کے لئے علیحدہ مکان ہونگے۔ اور ڈاکٹری طلبہ کے لکچر دینے کے لئے جدا کمرہ ہوگا۔ صاحبان مندرجہ تحت نے مفصلہ ذیل چندہ دینیکا وعدہ فرمایا ہو

مہاراجہ صاحب بہادر بنارس ۲۵ ہزار روپیہ
مہاراجہ صاحب بہادر وزیانگرام ۱۵ ہزار
راجہ شنبھو سنگہ صاحب ۵ ہزار
بابو گورداس مع خاندان ۶ ہزار
مولوی رشید احمد خانصاحب معہ مسلمان رؤسا ۵ ہزار
رائے نراین داس صاحب معہ خاندان ۶ ہزار
ساہو کار خاندان ۶ ہزار
اور باقی دیگر رؤسا مہاجنین وغیرہ سے ملکر پورا ہوگا

برہما کے کئی مقاموں میں بہت بڑا سیلاب آیا جسکے سبب سے نقصان اکثر کھیتوں اور دیہات وغیرہ کو پہنچا مگر اب تخفیف ہوتی جاتی ہو۔

رپوٹ فصلی جو ہفتہ ۲۱- ماہ گذشتہ کو ختم ہوا اُسکی بابت جو رپوٹیں اضلاع ممالک مغربی و شمالی سے آئی ہیں تفصیل اُنکی ذیل میں درج ہو جسکے معاینہ سے فصل کیطرف سے اطمینان کلی ہوتی ہو۔

بنارس۔ وہاں کی تحصیل کے مواضعات میں بباعث شدت بارش فصل خریف کے کھیتوں کو بڑا نقصان پہنچا مگر اور طرف کھیتیاں اچھی ہیں اور لوگوں کی خواہش ہو کہ ابر کھلجاوے۔

مرزاپور۔ سوائے اور مقامات کے کہ جہاں پانی بھرا ہو اور تمام جگہہ فصلخریف کے بہتر ہونیکی امید ہی

اعظم گڈہ۔ علاقہ حضور تحصیل میں بارش اچھی ہوئی اور امید قوی ہو کہ اب کے سال اس فصل کا اناج کثرت سے پیدا ہو۔

الہ آباد۔ بارش کا اوسط وہاں قریب اڑہائی انچہ کے ہو اکثر باجرے کی کھیتیاں بوئی جاتی ہیں اور کسیطرح کی بیماری کی اصلا شکایت نہیں ہو۔ اجناس خوراک کی کسیطرح قلت نہیں ہو مگر جو مکان کثرت بارش سے مسمار اور منہدم ہوگئے ہیں اُنکی مرمت تا انقضائے موسم برسات نہیں ہوسکتی۔

کانپور۔ فصلخریف کی کھیتیاں خوب لہلہا رہی ہیں اور قریب ڈھائی انچہ کے وہاں اس ہفتہ میں بارش ہوئی۔

باندا۔ جو کھیت کہ نشیب میں ہیں اُنمیں پانی بھرا ہو اور خوف ہو کہ شاید وہاں پیداواری کم ہو ابر کے کھلجانے اور دھوپ کے نکلنے کے سبب لوگ دعا مانگتے ہیں۔

ہمیرپور۔ اس ہفتہ میں وہاں قریب دو انچہ کے پانی پڑا۔ اب ابر کھلجاوے تو بہتر ہو۔

جھانسی۔ پرگنہ حضور تحصیل میں بارش اچھی ہوئی اور فصل خریف کے اچھے ہونیکی امید قوی ہو

آگرہ۔ بارش جیسا چاہئے ہوئی اور یقین واثق ہی کہ اس فصل کا اناج خوب پیدا ہو۔

میرٹھ۔ بارش کیطرف سے کسیطرح کی شکایت نہیں ہی اور ہر چہار طرف کھیتیاں لہلہا رہی ہیں

مراد آباد۔ ہنوز بارش موقوف نہیں ہوئی اب لوگ یہہ دعا مانگتے ہیں کہ کسیطرح سے کچھہ دن کیواسطے ابر کھلجاوے۔

بریلی۔ بارش بھی اچھی ہی اور فصل کے اچھے ہونیکی امید قوی ہی۔

الموڑہ۔ ہر روز بارش ہوتی ہی۔ گھاٹوں اور آبپاشی کے پرگنوں میں شکایت بارش کی ہی اور پرگنوں میں کھیتیاں نہایت شگفتہ اور تر و تازہ ہو رہی ہیں

فرانس پیرس میں جو جغرافیہ کا جلسہ ہی اُس نے حال میں ایک نقشہ کوہ ہمالہ پنجاب سے یارقند تک طیار کیا ہی اسمیں لکھا ہی کہ ۲۸ ہزار فیٹ ایک مقام پر کوہ ہمالہ بلند ہی۔ اور اُس سے بڑھکر کوئی پہاڑ دنیا میں نہیں ہی۔

سابق میں کوہ اویرسٹ بلندی میں مشہور تھا اب لوگوں کو کوہ ہمالہ کا حال سنکر تعجب آویگا۔

نرسنگپور۔ میں تین روز متواتر اسقدر بارش ہوا کہ جسکے سبب ریلوے کمپنی کی ریل مسدود تھی۔

گپ۔ چند اخبارات انگریزی و فارسی میں یہہ لکھا دیکھا کہ لنڈن میں آج کل یہہ خبر مشہور ہی کہ شہزادہ ویلز کا ارادہ یوں ہی کہ اگر میرے سفر ہندوستان کے لئے خرچ مناسب منظور نہ ہوا تو میں ہندوستان کو شان و شوکت شاہانہ سے جانیکے لئے یہہ تجویز کرونگا کہ اپنا مکان سندرنگ ہم ہوس فروخت کرونگا اور مکان مارلبروہس کو کرایہ پر دیدونگا اور جبتک کہ ہندوستان کو جاناہو کرایہ کے مکان میں سکونت رکھونگا۔

یہہ خبر پایہ صداقت سے ساقط ہی۔

بنگال کے مندرجہ ذیل مقامات کے باشندوں کو بوجہ بارش کے کسیقدر نقصان پہنچا ہی۔ پتارہ چگانوں۔ پوری۔ مالدہ۔ مقام چمپارن اور مان بھوم میں کسیطرح کا نقصان بارش سے نہیں ہوا وہاں پیداوار کی بخوبی امید ہی۔ اور مقام کھوٹرا اور ندیا اور راجشاہی میں بھی زراعت کی حالت عمدہ ہی۔

رنگون۔ ضلع پروم میں ایک سیلاب عظیم آیا ۱۸۷۵ء میں جو طوفان عظیم آیا تھا اُس سے بھی زیادہ اس مرتبہ طغیانی ہوئی۔

مسٹر ڈسرائیلی صاحب وزیر اعظم انگلستان آجکل بہت علیل ہیں لہذا ڈاکٹروں کی تجویز ہی کہ تبدیل آب و ہوا کے لئے جرمن چلے جاویں۔

امیر کابل کا منشا ہی کہ موسم سرما میں میں خود فوج لیکر نوروز خاں پر چڑھائی کریں کیونکہ جبتک نوروز خاں کو بخوبی شکست نہوگی وہ اپنی حرکات سے باز نہ آویگا۔

لودیانہ شروع ہفتہ میں گرمی کی شدت ہفتہ گذشتہ سے بھی بڑھکر ہوئی مگر بارے شکر ہی کہ پیر کے روز دو بجے دنکے متوسط درجہ کی بارش ہوئی جسکے ہوتے ہی موسم کی تبدیلی نظر آنے لگی۔

صفائی شہر کی طرف حکام و صاحبان ممبران میونسپل کمیٹی نہایت سرگرمی کے ساتھہ متوجہ ہیں۔ اور یہی باعث ہی کہ یہاں کسی خاص بیماریکا زور نہ ہوا۔

سنیچر کے روز سے برابر لاہور سے ریل آتی ہی راستہ میں جو کچھہ سڑک شکستہ تھی سب درست ہو گئی ہی

انتخاب گورنمنٹ گزٹ پنجاب

رخصت مسس ہیگنبوتھن صاحبہ انسپکٹرس مدارس حلقہ لاہور نے ۱۵- اپریل ۱۸۷۵ء بعد دوپہر سے ۹۱ دن کی رعایتی رخصت حاصل کی۔

رعایتی رخصت جو ڈی پی سنکلیر صاحب اسسٹنٹ کمشنر مظفرگڑہ کو بذریعہ حکم پنجاب گورنمنٹ گزٹ نمبری ۲۹۱۸ مورخہ ۵- اگست ۱۸۷۵ء عطا ہوئی تھی وہ بڑھا کر ۶ دنکی کر دی گئی۔

جے فرگسن صاحب سول سرجن گجرات نے ۱۰- جولائی ۱۸۷۵ء بعد دوپہر سے ۲۳ دن کی رعایتی رخصت حاصل کی۔

جے ڈوری ٹرملٹ صاحب قایم مقام ڈپٹی کمشنر مظفرگڑہ نے ۱۸- اگست ۱۸۷۵ء بعد دوپہر سے ۷۹ دن کی رعایتی رخصت حاصل کی۔

ڈبلیو بی ڈی کورسی صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر سیالکوٹ نے ۱۷- اگست ۱۸۷۵ء قبل دوپہر سے ۱۷ دن کی رعایتی رخصت حاصل کی۔

ٹی ڈبلیو سمائتھہ صاحب قائمقام ڈپٹی کمشنر دہلی نے ۱۹- اگست ۱۸۷۵ء بعد دوپہر سے ۴۲ دن کی رعایتی رخصت حاصل کی۔

تقرر۔ جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر حسب منشاء دفعہ ۳- ایکٹ ۱۸۶۹ء ہنری اکین اڈیسن صاحب اسسٹنٹ کمشنر روہتک کو ممالک ماتحت گورنمنٹ پنجاب کے اندر اور انکے واسطے جسٹس آف دی پیس مقرر فرماتے ہیں۔

مطبع امریکن مشن لودیانہ میں باہتمام پادری ویری صاحب کے چھپا